سوال

(858) کیا یہ بات کہاں تک درست ہے ؟ ’’کہ سیدنا ایوب علیہ السلام کے جسم میں کیڑے تھے‘‘

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت ایوب علیہ السلام بیمار ہوئے تو اس کی نوعیت کیا تھی ؟ کیا یہ صحیح ہے کہ ان کے سارے جسم میں کیڑے پڑگئے تھے ۔ اگر کوئی کیڑا نیچے گر جاتا تو اسے اٹھا کر اپنے جسم سے چپکا لیتے کہ تیری غذا تو اللہ نے میرے جسم میں رکھی ہے اور کیا سارا جسم خراب ہوگیا تھا؟ اس کا کیا ثبوت ہے ؟ اگر معمولی نوعیت کی بیماری تھی تو ایوب صابر کی شہرت کس بنا پر ہے ؟ (سائل) (۱۲ جنوری ۲۰۰۱ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کے بیان سے واضح ہے کہ ایوب علیہ السلام کسی شدید ترین بیماری میں بتلا تھے ۔ بائبل کا بیان بھی یہی ہے کہ سر سے پاؤں تک ان کا سارا جسم پھوڑوں سے بھر گیا تھا ۔ تفسیر ابن کثیر اور تفسیر خازن وغیرہ میں سوال میں مشارٌ الیہ بیان کی طرف اشارات موجود ہیں مگر نبی ﷺ سے مستند کوئی شئے وارد نہیں تاہم بالاجمال صحیح حدیث میں ہے ۔

’أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِیَاءُ‘

’’لوگوں میں سب سے شدید ترین آزمائشیں انبیاء علیہ السلام پر آتی ہیں ۔‘‘

بعض اہل علم کا خیال ہے کہ ایسی بیماری جس سے لوگ نفرت کا اظہار کریں نبوت کے منافی ہے مثلاً پھوڑے نکل آنا ، قوتِ سمع و بصر کا متاثر ہو جانا ، وغیرہ چونکہ انبیاء کی حیثیت راہنما کی ہے ۔ دعوت و تبلیغ کی خاطر عوام سے میل جول کی ضرورت ہے ۔ نبی کو نفرت آمیز امراض لاحق ہوں تو کون اس کے قریب آئے گا ۔ ایسی حالت میں کما حقہ واجبات ادا نہیں کر سکتا ۔ اس لیے رسولوں کے لیے ضروری ہے کہ بہترین حالت اور خوبصورت ترین ہیئت میں ہوں البتہ بتقاضائے بشریت امراض کا لاحق ہونا درست ہے بشرطیکہ متنفر کرنے والے نہ ہوں ۔ (تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام الرحمن حاشیہ (۲۵۳/۵)

میرے خیال میں مذکورہ وجوہ میں سے بعض محل نظر ہیں ۔ کہ اللہ رب العزت مختارِ کل ہے وہ جیسے چاہے بندوں کی آزمائش کرے کوئی اسے پوچھنے والا نہیں : لَا یُسْـَٔلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَہُمْ یُسْـَٔلُوْنَ (الانبیاء : ۲۳)

حضرت یعقوب علیہ السلام کی بصارت ضائع ہونے کا قصہ تو قرآن میں موجود ہے تو پھر انکار کیسا ؟ بہر صورت سیدنا ایوب علیہ السلام کی بیماری معمولی نوعیت کی نہیں تھی بلکہ وہ سخت

تھی اسی وجہ سے تو قرآن نے ان کا لقب صابر رکھا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، متفرقات: صفحہ: 585

محدث فتویٰ